الاعلى الله رزقها و يعلم مستقرها و مستودعها۔" (ھود ۶)
اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی۔"

اس آیت سے جب یہ واضح ہے کہ رزق کا ذمہ اللہ کے سپرد ہے تو پھر مختلف حیلے کرنا......! چہ معنی دارد!

"منصوبہ بندی" والے لوگوں کو "اسقاط حمل" کی ادویات فراہم کر کے نہ صرف معاشرے کے بچوں کا قتل اپنی گردن پر لے رہے ہیں بلکہ یہ عیاش پرستوں کو اپنے "گناہ" پر پردہ ڈالنے کیلئے پورا پورا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ انہیں یاد ہونا چاہیے کہ "ان بطش ربك لشديد" تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

آخر میں ہم رشید احمد جالندھری کے بیان پر بھی کچھ عرض کرتے جائیں۔ عورت کی ذہنی کمزوری کے متعلق تو اوپر مفصل گزر چکا ہے۔ جہاں تک ان کا عورت کی حکمرانی کو خوش آئند کہنا ہے تو یہ سراسر کذب بیانی ہے۔ پاکستان میں "نسوانی" حکومت کے اس دور میں جس طرح کے ملکی حالات ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ہر طرف ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے، تیغ و خنجر کا دور دورا ہے، امن کی فضا آسمان کی وسعتوں میں گم ہو چکی ہے، غریب عوام ہر طرح سے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہی ہے اور حکمران طبقہ کھلے بندوں ملک و ملت کی سالمیت سے کھیل رہا ہے اور پھر عورت کی حکمرانی...... اس کے متعلق تو صحیح بخاری میں فرمان رسول ہاشمی ﷺ ہے کہ ...... "لن يفلح قوم ولوا امرهم امراة" وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنا اقتدار عورت کو سونپ دیا ہو۔" (بخاری کتاب الفتن) یہاں ایک لطیفہ بھی سن لیجئے ایک حضرت صاحب کہنے لگے اگر عورت کی حکمرانی ناجائز ہوتی تو امام بخاریؒ اس روایت کو "امارت" کے باب میں بیان کرتے جبکہ امام صاحب نے اسے کتاب الفتن میں بیان کیا گیا۔ ہم نے اس تحریر میں مختصرا حامیان "خاندانی منصوبہ بندی" کے بیانات کا جائزہ لیا ہے ورنہ یہ مضمون تو ایک طویل نشست کا طالب تھا۔ امید ہے کہ قارئین اس سے ضرور نفع حاصل کریں گے۔ آخر میں اس بات پر اکتفا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجسم اخلاق

تحریر۔افتخار احمد سلفی

یہ جہاں رنگ وبو جلوہ حیات ہے۔ زندگی کی بو قلموں رنگینیوں کے باعث یہ جہاں آباد ہے گو نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بھی رنگینیوں کے بڑے دلکش اور دلربا مینار سجے ہوئے ہیں لیکن انسانی زندگی اور ندرت آفرنیاں ہیں یہاں تخلیقی قوتوں کے جو سمندر موجزن ہیں وہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتے یہ انسان ہی ہے جس کو خلعت وجود بخشنے کے بعد اس کے خالق نے فرمایا" لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" اس کے خالق نے خود اپنی روح پھونکی اس کے وجود پر اپنی لامحدود صفات کا ایک ہلکا سا پر تو ڈالا۔ اسے مظہر صفات الٰہی بنایا اور اسے علم عطا کرکے اشرف المخلوقات کا لقب دے کر فرشتوں سے سجدہ کرایا اور ان سے عظمت آدم تسلیم کرائی گئی اور پھر خلیفۃ اللہ کے عظیم منصب پر فائز کرکے یہاں بھیجا گیا یہ عظمت و رفعت بلا امتیاز مذہب وملت پر انسان کو محض انسان ہونے کی بنا پر حاصل ہے۔

اس گروہ انسانی میں بعض نفوس قدسیہ کو خلافت کے علاوہ ایک اضافی اور خصوصی منصب نبوت کا عطا ہوا۔ جس نے انہیں دوسرے لوگوں کی نسبت بلند تر درجے پر فائز کردیا۔ اس خصوصی گروہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہستی کو منتخب کرکے خاتم النبین رحمۃ للعٰلمین قرار دے کر اور "انک لعلی خلق عظیم" کی سند جاری کرکے پورے عالم انسانیت میں بلند ترین مقام پر فائز کردیا۔

اخلاق نبوی ﷺ:۔ایک شخص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کے اخلاق کیا تھے۔ جواب ملا "کان خلقہ القرآن" آپ کا اخلاق قرآن ہی ہے یعنی جو قرآن میں الفاظ کی صورت میں ہے وہی حال قرآن کی سیرت میں بصورت عمل موجود تھا۔ آنحضرت ﷺ کے قول و عمل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ جب تک کسی عمل کو اس کے کمال کی آخری منزل تک نہ پہنچادیا۔ اس وقت تک امت کو

اس عمل کا حکم نہ دیا۔ اگر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کا حکم دیا تو پہلے اپنا گھر اللہ کی راہ میں لٹایا خود بھوکے رہے۔ دوسروں کو کھلایا قاتلوں اور دشمنوں کی مدد کا حکم دیا تو پہلے خود اپنے دشمنوں اور قاتلوں کو معاف کیا اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا ایک وقت ایسا بھی تھا کہ صدیق اکبرؓ کے ساتھ رات کے سناٹے میں جباران قریش کے جور وظلم سے تنگ آکر مشیت ایزدی کے تحت اپنے مولد ومسکن اپنے محبوب ترین شہر شہر مکہ کو خیرباد کہنا پڑا، اور پھر وہ وقت بھی آیا جب دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ اسی شہر میں فاتحانہ داخل ہوئے صحن حرم میں وہ تمام دشمن موجود تھے جنہوں نے کبھی راستے میں کانٹے بچھائے تھے پتھروں کی بارش کی تھی، حالت نماز میں رحمت للعالمین کے جسد اطہر پر اونٹ کی اوجھری ڈالی تھی آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنایا کرتے تھے آپ کے چاہنے اور ماننے والوں کے گلے پر رسی باندھ کر اور سینے پر پتھر رکھ کر عین دوپہر کے وقت جبکہ مکہ کی سڑکیں تپ رہی ہوتی کھینچتے پھرتے اور وہ سرگروہ عاشقاں جسے دنیا آج سید بلالؓ کے نام سے یاد کرتی ہے "احد احد" کا ورد کرتے ہیں آج وہ حاضر ہیں سر جھکائے شکست خوردہ اپنی قسمت کے فیصلے کے منتظر۔ سوال ہوا اہل مکہ تم مجھ سے کس سلوک کی توقع کرتے ہو اہل مکہ کیا جواب دیتے، آج انہیں اپنا ایک ایک ظلم یاد آرہا تھا وہ جانتے تھے کہ جب کوئی فاتح کسی سرزمین میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوتا ہے تو کیا کرتا ہے سروں کے مینار بناتا، خون کی ندیاں بہاتا عبادت گاہوں کو مسمار کرتا اور آتش آہن کا بھیانک کھیل کھیلتا ہے۔ اکثر کا خیال تھا کہ آج وہی ہوگا جو دنیا میں آج تک ہوتا آیا ہے تاہم انہوں نے ہمت کرکے کہا آپ شریف بھائی اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں بحر رحمت کا بے کنار وسمندر جوش میں آگیا۔ ارشاد ہوا آج میں تم سے وہی بات کہوں گا جو مجھ سے پہلے میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی "لا تثریب علیکم الیوم" آج تم سے کوئی سرزنش نہیں، جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔

نبی ﷺ کے اخلاق کی چند مثالیں: (ا) ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مکہ میں ایک عورت تھی جو آپ ﷺ کے اوپر کچرا پھینکتی تھی اور آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھایا

کرتی تھی اور آپ ؐ کو طرح طرح کی تکالیف دیا کرتی تھیں ایک دن آپ ﷺ حسب معمول وہاں سے گزر رہے تھے کہ اوپر سے کچرا نہیں آیا آپ ؐ مسجد گئے نماز پڑھنے کے بعد اس عورت کے بارے میں معلوم کروایا تو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے آپ ﷺ فوراً اس کی عیادت کے لئے چلے گئے وہ آپ ؐ کو عیادت کے لئے آتے دیکھ کر حیران رہ گئی اور کہنے لگی میں آپ کو اتنی تکالیف دیا کرتی تھی وہ...... آپ ﷺ نے فرمایا بڑھیا وہ کام تیرا تھا میرا کام تیری عیادت کرنا ہے وہ آپ ؐ کا جواب سن کر آپ ؐ کا اخلاق دیکھ کر فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاتی ہے۔

(۲) مسجد نبوی ؐ کے کنکرے فرش پر سید دوعالم ﷺ تشریف فرماہیں قبائل سے وفود بھی آئے ہوئے ہیں۔ اجلاء صحابہ بھی موجود ہیں۔ نہایت اہم مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے خیروشر کے درمیان امتیاز کرنے کے طریقے بتلائے جارہے ہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دی جارہی ہے لوگ سوال کر رہے ہیں اور انہیں تشفی بخش جواب دیئے جارہے ہیں سورج نصف النہار پر آگیا گرمی بھی سخت ہے مگر کلمات نبوت میں ایسی خنکی ایسی مٹھاس اور ایسی شگفتگی ہے کہ مردہ دلوں کو حیات، گم گشتہ افکار کو راہ نعیم اور بے چین احساسات کو اطمینان وسکون میسر آرہا ہے۔ اتنے میں نبی اکرم ؐ نے نظریں اٹھائیں تو دیکھا کہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک بڑھیا مجمع کے آخر میں کھڑی کچھ عرض کرنا چاہتی ہے سرکار اس کی طرف متوجہ ہوگئے اس نے عرض کی سرکار میں آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی چند حاجتیں پیش کرنا چاہتی ہوں سب کے سامنے نہیں تنہائی میں بیان کروں گی۔ صحابہ کرام ؓ نے جو اس بڑھیا کو دیکھا تو کہنے لگے حضور ﷺ اس کی طرف توجہ نہ فرمائیں یہ خواہ مخواہ پریشان کرے گی اور آپ ؐ کا وقت ضائع ہوگا۔ چہرہ متغیرہ ہوگیا جبیں انور پر بل پڑگئے۔ فرمایا پاگل ہے تو کیا انسان نہیں کیا اس کے سینے میں دل نہیں تم کیسی باتیں کہتے ہو دکھ کی ماری میرے پاس آئی ہے۔ اس کی کوئی نہیں سنتا۔ اگر میں بھی نہ سنوں تو یہ کس کے پاس جائے گی۔ یہ ارشاد فرماکر آپ ؐ کھڑے ہوگئے۔ بڑھیا کے قریب تشریف لے گئے اے ام فلاں بتا تیری کیا حاجت ہے بڑھیا نے اپنی ضرورت بیان کی آپ نے اسے پورا کردیا خوش ہوکر دعا دینے